Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تسیفون: ۴۴۹
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
ایڈیشن ۵۲۵۲
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۷۱ ● سوموار ۲ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ ۲۹ امان ۱۳۶۱ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۸۲ء ● نمبر ۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ امان/مارچ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا خدا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنے فرشتوں کی تائید سے آپ کو تمام مقاصد عالیہ میں کامیابی اور فائز المرامی عطا کرے آمین۔

جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس مشاورت کے پہلے روز کی کارروائی

صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے میزانیوں اور دیگر تجاویز پر غور کیلئے پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر

قسط: دوم

ربوہ: سیدنا حضور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ مارچ ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس میں اپنے افتتاحی خطاب کے بعد (جس کا خلاصہ ۲۸ مارچ کے شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے) نمائندگان شوریٰ کے مشورہ سے ایجنڈے کی گیارہ تجاویز پر غور کرنے کے لیے پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔

اس مرحلے پر حضور نے امیر ضلع شیخوپورہ محترم چوہدری انور حسین صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آکر حضور کی معاونت فرمائیں۔ اس طرح اس کارروائی کے بقیہ وقت میں محترم چوہدری صاحب کو حضور ایدہ اللہ کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

سب سے پہلے حضور نے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کے بارے میں کمیٹی بنانے کے لیے نام طلب کئے حضور نے فرمایا امسال بعض وجوہات کی بنا پر میزانیہ طبع نہیں کروایا گیا اس لیے اس پر عام بحث تو نہ ہو سکے گی البتہ کمیٹی اس پر غور کرے گی۔

حضور نے شیخ محمد حنیف صاحب امیر صوبہ بلوچستان کو اس کمیٹی کا صدر اور ناظر صاحب بیت المال (آمد) کو سیکرٹری اول اور ناظر صاحب بیت المال (خرچ) کو سیکرٹری دوم مقرر فرمایا۔

بعد ازاں حضور نے سب کمیٹی میزانیہ تحریک جدید وقف جدید کا تقرر فرمایا۔ اس کا صدر حضور نے محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کراچی کو اور سیکرٹری اول محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کو اور سیکرٹری دوم محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کو مقرر فرمایا۔

تیسری سب کمیٹی حضور نے نظارت بہشتی مقبرہ کے بارے میں ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۷، اور نمبر ۸ کی شق ا۔ ب اور ج پر غور کرنے کے لیے مقرر فرمائی اس کا صدر حضور نے محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب اور سیکرٹری محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو مقرر فرمایا۔

چوتھی سب کمیٹی حضور نے نظارت اصلاح وارشاد و نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے متعلق ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۲، نمبر ۳ اور نمبر ۴ پر غور کرنے کے لیے مقرر فرمائی۔ حضور نے اس کا صدر محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی اور سیکرٹری محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو مقرر فرمایا۔

پانچویں سب کمیٹی حضور نے نظارت علیاء نظارت تعلیم اور نظارت امور عامہ سے متعلقہ ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱ نمبر ۵ اور نمبر ۶ پر غور کرنے کے لیے مقرر فرمائی حضور نے اس کا صدر محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد کو اور سیکرٹری اول ناظر صاحب امور عامہ محترم

(باقی صفحہ پر)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سر پر سلامت رکھے۔ آمین۔

● خاکسار کی دوسری آنکھ کے موتیا کا اپریشن ۲۸ مارچ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اپریشن کامیاب فرماوے اور مکمل طور پر نور بصارت عطا فرماوے اور اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگی سے بھی محفوظ رکھے آمین۔

(نصر اللہ خان ناصر
مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ حال ربوہ)

● ۲۷ مارچ کو صبح پونے چار بجے اللہ تعالیٰ نے عاجز کو پہلی بچی عطا کی ہے۔ نومولودہ حضرت میر مہدی حسین صاحب کی پڑپوتی اور مکرم منشی سید محمد باقر صاحب خوشنویس ربوہ کی پوتی ہے۔ نام "سیدہ عظمیٰ ترمذی" تجویز ہوا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو بابرکت عمر والی۔ نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(سید مبشر حسین کاتب الفضل ربوہ)

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کا ایک نیا ہسپتال

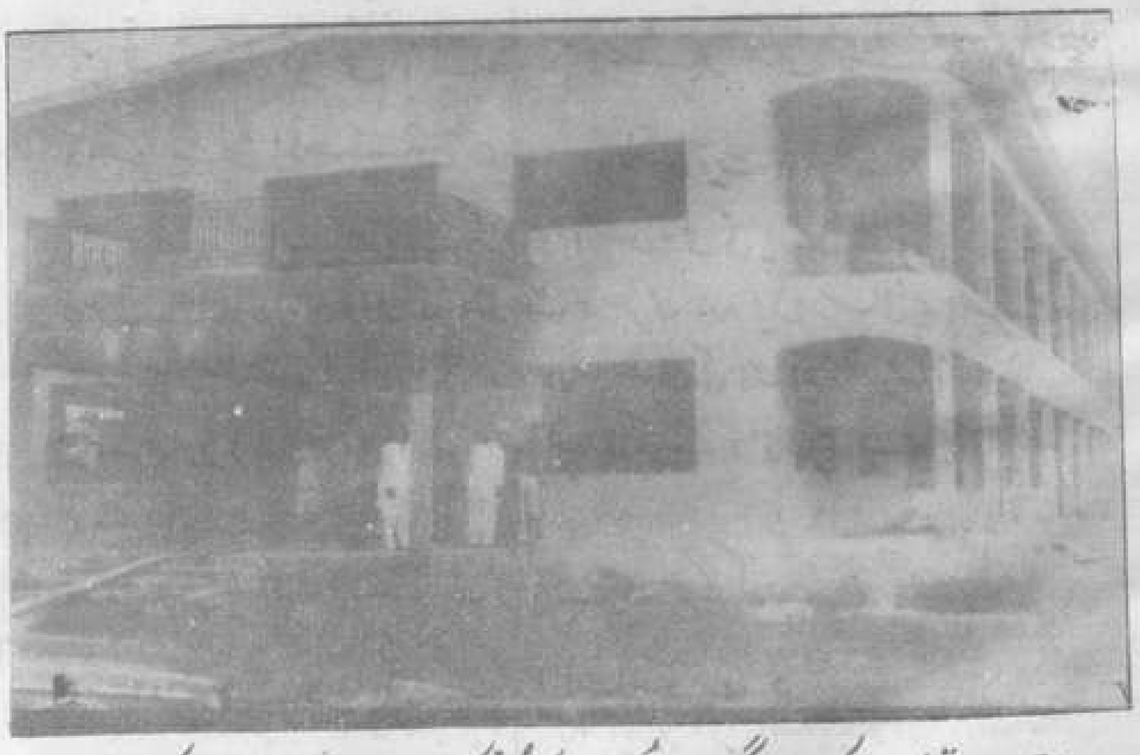

احمدیہ ہسپتال اجوکورو (لیگوس نائیجیریا) کی پُرشکوہ عمارت جو حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔

ہمارا ہر بچہ کم از کم میٹرک پاس ضرور ہو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جماعت میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔..... اگر آپ اگلے دس سال کے اندر اس مقصود کو حاصل کر لیں اس ٹارگٹ کو آپ حاصل کر لیں تو دنیا میں انقلاب عظیم آجائے گا۔" (الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۱۲، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۲۹ امان ۱۳۶۱ ہش

خدا تعالیٰ کا ایک دائمی فیصلہ اور اس کا نفاذ

مامورین الٰہی اُس وقت مبعوث ہوتے ہیں جب دنیا خدا تعالیٰ کو فراموش کر کے اُس کی نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسباب پرستی اس کا شیوہ بن جاتا ہے۔ جب مامور من اللہ لوگوں کو خدا کی طرف واپس بلاتا ہے اور انہیں ہر قسم کے شرک سے باز آنے کی تلقین کرتا ہے تو وہ اس کی آواز پر کان دھرنے اور اس کی بات ماننے کی بجائے الٹا اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں اور طرح طرح کے ناموں سے اسے پکارتے ہیں ابتداء میں معدودے چند لوگوں کے سوا اور کوئی اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ مامور من اللہ جب لوگوں تک پیغام حق پہنچانے میں ان پر حجت پوری کر چکتا ہے اور اتمام حجت کے بعد بھی جب لوگ اس کی دعوت کو قبول نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ مامور من اللہ کو ان سے منہ پھیر لینے کا حکم دے کر اسے تلقین کرتا ہے کہ جو لوگ اُس پر ایمان لے آئے ہیں وہ ان کی تربیت باطنی میں ہی مشغول رہے اور فیصلہ کو خدا پر چھوڑ دے۔

چنانچہ تمام دیگر انبیاء کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ آپؐ نے لوگوں کو شرک سے باز آنے اور خدائے واحد کی پرستش کرنے کی طرف بلایا۔ آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کر کے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ:۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۵۱-۵۲)

ترجمہ:۔ پس (اے لوگو! تم ہر طرف سے منہ پھیر کر صرف اور صرف) اللہ کی طرف دوڑو۔ میں اس کی طرف سے تمہیں ببانگ بلند ہوشیار کرنے والا بن کر آیا ہوں۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تمہاری طرف ایک کھلا کھلا ہوشیار کرنے والا ہوں۔

تمام سابقہ انبیاءؑ کی طرح آپؐ کی بھی شدید مخالفت کی گئی اور طرح طرح کے ناموں سے آپؐ کو بھی پکارا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۵۳، ۵۴)

ترجمہ:۔ اسی طرح ان سے پہلے جو رسول آتے رہے ان کو لوگوں نے یہی کہا کہ وہ دلفریب باتیں بنانے والے یا مجنون ہیں۔ کیا وہ اس (بات کے کہنے) کی ایک دوسرے کو وصیت کر گئے تھے؟ بلکہ (بات یہ ہے) وہ سب کے سب (یعنی پچھلے بھی اور زمانہ حال کے بھی) سرکش لوگ ہیں (اسی لئے ایک ہی قسم کا باغیانہ طرز عمل کا ان سے اظہار ہوتا چلا آرہا ہے۔)

جب کفار مکہ مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھتے ہی چلے گئے اور انہوں نے کسی حال میں بھی حق کو قبول نہ کرنے کا تہیہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے منہ پھیر لینے کا ارشاد فرمایا اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ نیز یہ بھی ہدایت فرمائی کہ آپؐ ان لوگوں کی ہدایت یابی کے لئے جدوجہد کے ساتھ ساتھ زیادہ زور ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت مومنوں کی تربیت باطنی پر زور دیں اور انہیں اس قابل بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ کہ وہ ہمیشہ ہی تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(الذّٰریٰت آیات ۵۵، ۵۶)

ترجمہ:۔ پس (اے نبی!) تو ان سے منہ پھیر لے اور تجھ کو (ان کے انکار اور برے افعال کی وجہ سے) کوئی ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے یہ حکم آپؐ کو بار بار دیا۔ سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات ۱۷۶ میں بھی یہی حکم دیا اور پھر آیات ۱۷۹، ۱۸۰ میں قریباً انہی الفاظ میں اسے دہرایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ۝ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ۝ (الصّٰفّٰت آیات ۱۷۵، ۱۷۶)

ترجمہ:۔ پس تو ان سے ایک عرصہ کے لئے منہ موڑ لے اور ان کو خوب دیکھتا رہ۔ وہ بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ تسلی دی کہ اگرچہ آج یہ لوگ (یعنی کفار مکہ) حق کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اور یہ کسی طرح بھی حق کو اپنے درمیان برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن خدا تعالیٰ جلد وہ وقت لائے گا کہ یہ اپنے کئے پر پچھتائیں گے اور حق جسے یہ مٹانے پر تلے ہوئے ہیں غالب آکر رہے گا چنانچہ فرمایا:۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(الصّٰفّٰت آیات ۱۷۲ تا ۱۷۴)

ترجمہ:۔ اور ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے لئے پہلے (بھی) گزر چکا ہے (اور وہ یہی ہے کہ ہمیشہ ہی) ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر (یعنی مومنوں کا گروہ) ہی غالب رہے گا۔

اس لئے ضروری تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اتمام حجت کے بعد کفار مکہ کی ضد ہٹ دھرمی ایذا رسانی اور مخالفانہ تدبیروں پر صبر سے کام لیتے اور انہیں ان کے حال پر چھوڑتے ہوئے تائید و نصرت کے اللہ تعالیٰ سے طلب گار ہوتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بیک وقت دو حکم دیئے ایک مخالفین حق کو آخری تنبیہ دینے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ۝

(یونس آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو ان سے کہہ دے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچائی پہنچ چکی ہے (یعنی تم پر اتمام حجت ہو چکا ہے) جو ہدایت کی راہ پر چلے گا اس کا فائدہ اسی کی جان کو ہوگا اور جو گمراہی اختیار کرے گا اس کا وبال اسی کی جان پر ہوگا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

اور خود آپؐ کے اور آپؐ کے متبعین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ:۔

وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ (یونس آیت ۱۱۰)

ترجمہ:۔ اور (اب تجھے چاہیئے کہ) تو اس وحی کی پیروی کئے جا جو تجھ پر کی جاتی ہے اور (ان لوگوں کی ضد ہٹ دھرمی اور ایذا رسانی پر) صبر سے کام لے۔ یہاں تک کہ اللہ (حق اور باطل کی اس آویزش میں) اپنا فیصلہ صادر فرمائے اور اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اور وہ فیصلہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یہی ہوگا کہ:۔

اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(الصّٰفّٰت آیت ۱۷۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی گڑھ تحریک کے اہم رکن، سرسید کے جانشین

نواب محسن الملک کی حضرت اقدس سے عقیدت

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر، وقف جدید - ربوہ

آخری قسط

محسن الملک نے سرسید سے اختلاف کر کے سرسید کے نظریات کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا اور نہ صرف روکا بلکہ ان کو نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دیا محسن الملک کی ان کوششوں کے متعلق ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں :-

"غرض یہ کہ سرسید کے عقلی افکار کے اثرات قبول کرنے والوں میں محسن الملک کو اولین مقام حاصل ہے نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی کہ اگر سرسید کو اس عقلی تحریک کا دل کہا جائے تو محسن الملک کو یقیناً اس کی زبان اور دماغ کا درجہ حاصل ہے۔ انہوں نے سرسید کی عقلیت میں توازن پیدا کیا..... انہوں نے سرسید سے اختلاف بھی کیا جس کے ذریعے انہوں نے وجدان کا اقرار و اثبات کیا ہے..... اس کے برعکس محسن الملک نے دعا اور اس کی قبولیت کی بحثوں کے ذریعے اس رجحان کی راہنمائی کی کہ حقیقت کے کچھ پہلو ایسے بھی ہیں جن کا ادراک ایک اور حس باطنی کے ذریعے ہو سکتا ہے جو ماورا لعقل ہے یہ ہے حاسہ مذہبی اعلان یا الہام"

(سرسید اور رفقاء ص ۲۶۰ تا ص ۲۶۱)

نواب محسن الملک نے سرسید کے مذہبی نظریات پر کھل کر اعتراض کیا اور اپنے اختلاف کو مدلل طور پر پیش فرمایا۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں تہذیب الاخلاق کے دوبارہ اجراء کے موقعہ پر محسن الملک نے علی گڑھ تحریک کے ایک پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے تعلیم قدیم کے نقائص کے ساتھ جدید نظریہ تعلیم مغربی فلسفہ اور مغربی تہذیب پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یوں تنقید کی۔

"اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ زمانہ اور مغربی تہذیب اور انگریزی سوسائٹی نے ہم مسلمانوں میں ایک نئی بیماری پیدا کر دی ہے جو تعصب اور جہل اور تقلید سے بھی زیادہ مہلک ہے اور جس کا نام آزادی ہے انگریزی تعلیم اور مغربی تہذیب اور یورپین خیالات سے پہلے مسلمانوں کی حالت دنیاوی اعتبار سے گو خراب تھی اور علم و دولت شائستگی اور عزت کے لحاظ سے گو وہ بہت ذلیل حالت میں تھے مگر اسلام باقی تھا..... کیا فائدہ ہوگا۔ مسلمانوں کو اگر انہوں نے ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑ دی اور بے سمجھے ڈارون اور بریڈلاء کے پیرو ہو گئے"

(سرسید احمد خان اور اس کے رفقاء ص ۲۱۹ تا ص ۲۲۰)

نواب صاحب کی حضرت اقدس سے عقیدت

نواب محسن الملک کی زندگی اور خدمات کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مسلمانوں کا یہ عظیم محسن سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں نہایت ہی عقیدت مندانہ خیالات رکھتا تھا۔ اور حضرت اقدس کی اسلامی خدمات کا بھی زبردست مداح تھا۔ مسلمانوں کے اس لیڈر کی زندگی کا یہ پہلو شاید عام نظروں سے اوجھل رہتا کہ ایک واقعہ ایسا ہو گیا جس کے نتیجے میں نواب صاحب موصوف کا سیدنا حضرت اقدس سے براہ راست رابطہ قائم ہو گیا۔ اور نواب صاحب کی حضرت اقدس سے عقیدت منظر عام پر آ گئی۔ اس واقعے کی تفصیل یوں ہے۔

اسلام پر دیگر مذاہب پہلے ہی حملہ آور تھے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے ان اعتراضات کے مدلل جواب براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات اسلام میں دیئے جب مخالفین اسلام نے اپنے اعتراضات کا رخ سید المعصومین امام المتقین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف موڑا۔ اور آپ کی ذات مبارکہ کو اعتراضات کا نشانہ بنانا شروع کیا تو حضرت اقدس پھر میدان میں آئے اور ۲۲ مئی تا ۵ جون ۱۸۹۳ء میں ہندوستان کے مشہور پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ جو بعد میں جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔ اس مناظرہ میں عیسائیت کو جو شکست فاش ہوئی۔ ہندوستان کے پادری اس سے گھبرا گئے۔ اور اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے پادری عماد الدین نے زین الاقوال کے نام سے ایک اشتعال انگیز کتاب لکھی جس میں قرآن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر گندے اعتراضات کئے۔ حضرت اقدس نے فوراً اس کا جواب "نور القرآن" حصہ اول کے نام سے شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ضرورت زمانہ کی دلیل بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے اس زمانہ کی عیسائی دنیا کے حالات بیان فرمائے۔ حضرت اقدس نے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ایسے مضبوط اور مدلل دلائل پیش فرمائے اور عیسائیت پر جارحانہ طور پر دلائل کی یلغار کر دی جس سے عیسائیت کے بلند و بانگ ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ اور جب اسلام کے مضبوط دلائل کا سامنا نہ کر سکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر گندے اور رکیک حملے شروع کر دیئے۔ چنانچہ پادری فتح مسیح نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے نام دو خط لکھے جن میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئی تھیں۔ حضرت اقدس بھلا کب یہ برداشت کر سکتے تھے کہ ان کے آقائے نامدار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخی کرے۔ چنانچہ آپ نے نور القرآن حصہ دوم کی صورت میں اسکا ایسا دندان شکن جواب تحریر فرمایا کہ دوبارہ اس کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوئی ۱۸۹۵ء میں قادیان کے آریہ سماج نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات پر مشتمل ایک اشتہار شائع کیا حضرت اقدس نے اس کے جواب میں فوراً آریہ دھرم کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی جس میں ان کے بودے اعتراضات کے جواب کے علاوہ مذہبی مناظرہ کے قواعد و ضوابط کو مربوط کرنے کے لئے ایک تحریک کا آغاز فرمایا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسا قانون بنائے جس سے کسی مذہب کے پیشوا کے ناموس کا تحفظ ہو سکے اور آئندہ مذہبی مباحثات میں ہر فرقہ اس امر کا پابند ہو کہ

اول :- وہ ایسا اعتراض کسی دوسرے فرقہ پر نہ کرے جو خود اس کی الہامی کتاب یا پیشوا پر وارد ہوتا ہو۔

دوم - دوسرے فرقہ کی صرف انہیں کتابوں پر اعتراض کرے جو اس کے نزدیک مسلم ہوں اور لکھا کہ ہماری معتبر کتابوں میں اول قرآن شریف ہے مگر یاد رہے کہ کسی قرآنی آیت کے معنے ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہیں جن پر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہوں۔ اور حدیث کی کتب کی فہرست بھی شائع فرمائی۔

مسلمانان ہند پہلے ہی دیگر مذاہب کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر رکیک اور گندے حملوں سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ جونہی حضرت اقدس نے ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء کو بذریعہ اشتہار بصورت درخواست وائسرائے ہند شائع کر کے یہ تحریک شروع فرمائی تو مسلمانان ہند نے حضرت اقدس کی اس تحریک کی پرزور تائید کی اور ایک مختصر سے وقت میں ہزاروں لوگوں نے اس پر دستخط کر دیئے جن میں بڑے بڑے علماء، سرکاری افسر و وکلاء اور تجار شامل تھے۔ ہندوستان میں یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمانان ہند کسی مسئلہ پر بلا اختلاف مسلک اکٹھے ہوئے ہوں۔ اس ضمن میں جب حضرت اقدس کا مذکورہ اشتہار جناب مولوی سید مہدی علی نواب محسن الملک کے پاس پہنچا تو آپ کی حضرت اقدس سے عقیدت اور حضرت اقدس کے علم کلام سے آپ کا متاثر ہونا پہلی بار سامنے آیا نواب محسن الملک صاحب نے حضرت اقدس کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے ۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو بمبئی سے مندرجہ ذیل خط لکھا

"جناب مولانا و مخدومنا دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کا چھپا ہوا خط مع مسودہ درخواست کے پہنچا میں نے اسے غور سے پڑھا اور اس کے تمام مالہ و ماعلیہ پر خیال کیا

درحقیقت دینی مباحثات و مناظرات میں جو دل شکن اور جیسی درد انگیز باتیں لکھی اور کہی جاتی ہیں وہ دل کو نہایت بے چین کرتی ہیں اور ان سے ہر شخص کو جسے ذرا بھی اسلام کا خیال ہوگا۔ روحانی تکلیف پہنچتی ہے۔ خدا آپ کو اجر دے کہ آپ نے دلی جوش سے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہا ہے یہ کام بھی آپ کا منجملہ اور بہت سے کاموں کے ہے جو آپ مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے لئے کرتے ہیں۔ یہ تجویز جو آپ فرماتے ہیں گورنمنٹ سے منظور ہو جاوے تو اس میں شبہ نہیں کہ وہ مہلک بیماری جو وبا کی طرح پھیل رہی ہے اور جس سے ایک مذہبی آدمی کو بہت تکلیف پہنچتی ہے جاتی رہے۔ لیکن بلحاظ اصول سیاست گورنمنٹ سے مجھے امید نہیں کہ گورنمنٹ ایسا قانون جاری کرنا پسند کرے اور ان دو شرطوں کو جن کا آپ نے مشروط ہونا تجویز

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائبل پر طائرانہ نظر (۲)

مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب (امریکہ)

(حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۷ جنوری ۱۹۸۲ء)

تدوین شروع شروع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اپنے مذہبی لٹریچر کو صحائف کہا کرتے تھے۔ لیکن یہ صحیفے ایک ہی وقت۔ ایک ہی دور اور ایک ہی زمانے سے متعلق نہیں بلکہ ان کا معرضِ وجود میں آنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قریب قریب ۱۴۰۰ سال تک ممتد ہے۔ ان صحائف کے تین حصے ہیں:۔

۱۔ قانون۔ احکام۔ شریعت۔ ۲۔ تذکرہ انبیاء۔ ۳۔ مقدس متفرق تحریریں ایک عرصہ تک صحائف صرف قانون۔ احکام۔ شریعت تک محدود رہے اور انہیں عبرانی زبان میں تورات کا نام دیا گیا۔ اور انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات خود تصنیف فرمائی اس میں پانچ صحیفے ہیں۔

لیکن جو تورات اس وقت موجود ہے اس کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تصنیف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہو سکتی چونکہ اس میں لکھا ہے کہ موسیٰ حلیم طبع تھے۔ نیز ان کے وفات پانے اور دفن ہونے کا ذکر ہے۔ یہ حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے حین حیات کیسے تحریر فرما سکتے تھے۔ اور ایسی جگہوں کا ذکر کیسے کر سکتے تھے جو ان کے بقیہ حیات ہونے کے وقت ان اسماء سے معروف نہ تھیں اس سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اصل تورات مرورِ زمانہ کی نظر ہو چکی اور اب تورات کی تعلیم اپنی اصل حالت میں محفوظ نہیں۔ تورات عبرانی زبان میں ہے لیکن صحائف کے دوسرے حصوں میں زیادہ تر زبان عبرانی ہی ہے لیکن کہیں کہیں آرامی زبان بھی آ گئی ہے۔

یہودیوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اسکندر یونانی کے حملے ۳۳۲ ق م کی وجہ سے بہت سے یہودی اپنے وطن کو چھوڑ کر بحیرہ روم کے آس پاس کے علاقے میں آباد ہو گئے۔

اس سے قبل بھی یہودی جلاوطن ہوئے تھے۔ اور سائرس شاہ فارس کی فتح کی وجہ سے سارے یہودی سرزمین بابل سے واپس نہیں آ گئے تھے بلکہ بہت سے یہودی میسوپوٹیمیا موجودہ عراق (عرب) میں رہائش پذیر ہو گئے تھے اور وہیں مقیم رہے اور وہیں آباد ہو گئے۔ چنانچہ وقت کے ساتھ یہودیوں کے دو مرکز بن گئے اسکندریہ اور یروشلم۔ لیکن یہودیوں کے نقل وطن کی وجہ سے قریب قریب ۳۰۰ ق م اسکندریہ میں یروشلم کی نسبت زیادہ یہودی آباد تھے۔

اسکندر اعظم کی فتح کے بعد گریک یعنی یونانی زبان کمرشل اور ادبی زبان بن گئی۔ اور تمام بحیرہ روم اور اس کے آس پاس کے علاقے میں بولی اور سمجھی جاتی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیشمار یہودی جو ان علاقوں میں آباد تھے اپنے آباء کی زبان عبرانی سے ناواقف تھے اس لئے مذہبی لٹریچر کو عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کی ضرورت پیش آئی۔

چنانچہ ۲۵۰ ق م پٹولومی فلاڈیلفس کے دور میں یہ انتظام کیا گیا کہ عبرانی صحائف کو گریک یا یونانی میں ڈھالا جائے تاکہ مصر و عراق اور اردگرد کے تمام علاقوں میں جہاں یہودی یونانی بولتے تھے۔ ان صحائف سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس مقصد کے لئے ۷۰ یہودی علماء چنے گئے جنہوں نے ۷۵ سے ۱۰۰ سال تک محنت شاقہ سے کام کیا اور اس طرح یونانی زبان کی تورات منظر عام پر آ گئی یہ معروف ترجمہ سیپٹوجنٹ کے نام سے مشہور ہے لفظی طور پر سیپٹوجنٹ کے معنی یونانی زبان میں ۷۰ کے ہیں اس نسبت سے کہ اتنی تعداد میں ترجمہ کرنے والوں نے کام کیا۔ یہ تورات اسی طرح مشہور ہو گئی۔ اسے سیپٹوجنٹ کے علاوہ بعض اوقات الیگزنڈرین ورشن بھی کہتے ہیں۔ لیکن جو یہودی اپنے اصل وطن میں مقیم تھے انہوں نے اپنے صحائف کو عبرانی زبان تک محدود رکھا۔ اور ایک شاخ نے عبرانی تورات کے علاوہ دیگر دو حصوں کو اپنے صحائف میں شامل نہیں کیا اسے سمیرین بائبل کہتے ہیں۔

یونانی زبان کی انٹرنیشنل حیثیت قریب قریب ۳۰۰ ق م سے ۲۰۰ سن عیسوی تک رہی چنانچہ ان علاقوں میں جہاں یہودی کثرت سے آباد تھے وہ اپنی عبادات عبرانی کی بجائے یونانی زبان میں کرتے۔ اور ان علاقوں میں جب عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے پیدا ہوئے انہوں نے یونانی زبان میں ہی آنکھیں کھولیں اور اس علاقے کی زبان جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے عبرانی، آرامی زبان سے نابلد ہے چنانچہ یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ ان علاقوں کے ابتدائی قدیمی عیسائیوں کی مذہبی کتاب عبرانی صحائف کی بجائے یونانی زبان کی سیپٹوجنٹ بطور صحیفہ تھی۔ جب پال نے کوئی بات کی اس نے یونانی زبان میں یونانی سیپٹوجنٹ سے حوالہ دیا عبرانی زبان سے نہیں چونکہ اس سے وہ واقف نہیں تھا اس وقت یہودی اور عیسائی لٹریچر متفقہ طور پر الیگزنڈرین ورشن۔ سیپٹوجنٹ یا یونانی زبان کے صحائف ہی مذہبی کتاب تھی لیکن جوں جوں وقت گزرنے لگا عیسائیوں نے آہستہ آہستہ اپنے ہاں سے یہودی اثر ختم کرنے کے لئے "اپنے صحائف" کا بھی سوچنا شروع کر دیا۔ یہ صورت پہلی صدی عیسوی سے دوسری صدی عیسوی تک رہی۔

یہ امر مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایسے کسی انتظام کا پتہ نہیں چلتا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلام الٰہی نازل ہو رہا ہو تو اسے محفوظ کرنے کے لئے بعض لوگوں کو مامور کیا گیا ہو۔ چنانچہ یہ بات وثوق سے تسلیم کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام محفوظ نہیں اور نہ ہی کوئی الہامی کتاب اس زمانہ میں ترتیب دی گئی جس علاقہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی کے دن گزارے وہاں سے روایات ان علاقوں میں جنکی زبان یونانی تھی صرف زبانی حد تک محدود تھیں اور ابتدائی عیسائیوں میں کوئی مستند اور الہامی کتاب اپنی نہیں تھی بلکہ ان کا انحصار سیپٹوجنٹ پر تھا اور یہی وجہ ہے کہ جب بھی پال نے کوئی بات کی تو اسی سیپٹوجنٹ، یونانی زبان کے صحائف۔ پرانا عہد نامہ سے کی۔ اس کے باوجود عیسائیوں کے اپنے مذہبی لٹریچر کی خواہش کی تکمیل دوسری صدی عیسوی کے آخر میں یوں پوری ہوئی کہ سیپٹوجنٹ کو انہوں نے اولڈ ٹیسٹمنٹ کا نام دیا اور اپنے لٹریچر کو نیو ٹیسٹمنٹ کہا لفظ ٹیسٹمنٹ یونانی زبان کے لفظی ترجمہ سے اردو میں وصیت کے معنی دیتا ہے جبکہ عبرانی زبان کے لفظی ترجمہ سے عہد نامہ، کا نام دیتا ہے۔ اردو ترجمہ میں نئی اور پرانی وصیت کی بجائے نیا عہد نامہ اور پرانا عہد نامہ کی اصطلاحات آ گئیں۔

اس وقت اس نئے عہد نامے میں موجودہ معروف چار اناجیل شامل نہیں تھیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق زبانی روایات اور بعض دیگر لٹریچر تھا۔ جس میں نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی کوئی تصنیف شامل تھی۔ اور نہ ہی ان حواریوں کی کوئی تصنیف جن سے موجودہ چار اناجیل معنون یا منسوب ہیں۔ پھر پانچویں صدی عیسوی میں ان دونوں عہد ناموں کو یکجا کر کے اسے بائبل کا نام دیا۔ بائبل کے لفظی معنی کتابیں ہیں اور جمع کا صیغہ ہے۔ اس لفظ کے واحد کے معنی ہیں پیپرس پیپرس نرسل کی قسم کا ایک پودا ہے جس سے ورق بنتے ہیں اور اس کاغذ پر قلم سے لکھا جاتا۔ مذہبی عالموں نے اتفاقِ رائے کا اظہار کیا کہ لفظ بائبل کو واحد اور صیغہ مؤنث کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس طرح اس زمانے میں بائبل یہودیوں اور عیسائیوں کی کتاب کا نام ہے جس میں بہت سی کتابیں شامل ہیں۔ اور ان کے نزدیک مقدس ہیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہودیوں کا مذہبی لٹریچر موجودہ اصطلاح میں صرف پرانے عہد نامے تک ہے

بقیہ۔ نواب محسن الملک صـ۳

کیا ہے برٹش گورنمنٹ قانون کے پیرایہ میں ظاہر کر سکے۔ یہ صرف میری ہی رائے نہیں ہے بلکہ ہر شخص جس کو گورنمنٹ کے قانون بنانے کے اصول سے واقفیت ہے یہی خیال رکھتا ہے اور جبکہ گورنمنٹ سے اس کی منظوری کی امید نہیں ہے تو درخواست سے کیا فائدہ۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا تو میں حضرت کے بھیجے ہوئے کاغذ پر دستخط کر کے فوراً واپس کرتا۔ مجھے امید ہے کہ اس معاملہ میں جو کچھ آپ کا خیال ہوگا اس سے وقتاً فوقتاً آپ مجھے مطلع فرمائیں گے آپ یقین رکھیے کہ میں ایسے کاموں میں جن سے اسلام پر جو حملے ہوتے ہیں وہ روکے جائیں اور مسلمان کو جو تکلیف پہنچائی جاتی ہے اس میں تخفیف ہو دل و جان سے مدد کرنے کے لئے موجود ہوں۔ فقط زیادہ نیاز بس آپ کا خادم محسن الملک۔

(الحکم، ۱۰ اگست ۱۹۳۴ء صـ۹)

۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء کو سر سید احمد خان کی وفات کے بعد آپ کالج کے سیکرٹری بنائے گئے اور آپ نے کالج کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے کر جہاں اس کی مالی پوزیشن کو مستحکم کیا وہاں اس کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں ممد ثابت ہوئے اور علی گڑھ کالج کو ہندوستان کے ممتاز تعلیمی اداروں کی صف میں لا کھڑا کیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی سٹیج سے مسلمانانِ ہند کے حقوق کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اس کے نتیجہ میں آپ نے مسلمانانِ ہند کے سیاسی حقوق کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد ۱۹۰۶ء کو ڈھاکہ میں رکھی اور اس کے پہلے سیکرٹری جنرل آپ ہی بنائے گئے آپ نے ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں وفات پائی اور علی گڑھ کالج میں سر سید کے پہلو میں دفن ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبکہ عیسائیوں کے لئے پرانا اور نیا عہد نامہ دو مقدس ہیں۔ ان کے مصنفین زیادہ تر نامعلوم ہیں یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ شروع شروع میں نہ یہودیوں نے مخالفت کے بارہ میں اور نہ عیسائیوں نے اپنے نئے عہد نامہ کے بارے میں کہیں یہ دعویٰ کیا کہ یہ الہامی ہیں۔ یہ عقیدہ بعد میں بنایا گیا۔

اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ سیپٹوجنٹ الیگزنڈرین ورشن دوسری صدی عیسوی تک عیسائیوں کی واحد مقدس کتاب تھی اور اس کی زبان یونانی تھی جب تک عیسائیت ان علاقوں تک محدود رہی جنکی زبان یونانی تھی اس وقت تک سیپٹوجنٹ مشعل راہ رہی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ عیسائیت کا مرکز روم بنتا گیا اور یہاں کی سرکاری زبان لاطینی تھی۔ لیکن اس وقت اٹلی میں تعلیم یافتہ طبقہ لاطینی سے دلچسپی نہیں رکھتا تھا (چنانچہ وہ عام آدمیوں کی زبان تھی) بلکہ ان کی بول چال یونانی زبان میں ہوتی۔ لیکن رفتہ رفتہ گریک یعنی یونانی زبان کی انٹرنیشنل حیثیت ختم ہونے لگی۔ اور چرچ کی نگرانی میں لاطینی زبان نے اہمیت حاصل کر لی۔ اور اس بات کی ضرورت پڑی کہ بائبل کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

اس وقت جبکہ روم کے تعلیم یافتہ عیسائی گریک یونانی لکھتے اور بولتے تھے اس زمانے میں افریقہ اور کارتھیج افریقہ کے عیسائیوں کی زبان لاطینی تھی۔ اس وجہ سے روم کے مرکز ہونے کے باوجود پہلی لاطینی بائبل، روم کی بجائے افریقہ میں ظاہر ہوئی جسے پرانی لاطینی زبان کہا گیا لیکن اس بات کا علم نہیں کہ پرانی لاطینی بائبل کا اصل نسخہ یا نسخے۔ مسودات کون سے تھے۔ اور کن مسودات سے یہ ترجمہ ہوا۔ بہرحال جیروم (۳۴۰-۴۰۰) نے پرانی لاطینی، یونانی سیپٹوجنٹ کو مدنظر رکھ کر لاطینی زبان میں بائبل کا ترجمہ کیا۔ جس پر اس نے ۲۵ سال کام کیا۔ یہ ترجمہ ولگیٹ کے نام سے معروف ہے۔ لفظی طور پر اس کے معنی ہیں عام یا عوام کی زبان اور یہ پہلی مستند لاطینی بائبل ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابھی تک چھاپہ خانہ ایجاد نہیں ہوا تھا۔ پرانا عہد نامہ زیادہ تر کھال پر لکھا گیا۔ اور نیا عہد نامہ شروع شروع میں پیپرس کے اوراق پر۔ یہ مسودات ہاتھ سے لکھے ہوتے تھے۔ اور نقل در نقل کرنے سے اغلاط کا شعوری یا غیر شعوری طور پر نئے مسودات میں آنا عام تھا۔ اور اصل مسودہ مرور زمانہ کے ساتھ ضائع ہوتا رہا یہاں تک کہ بالکل اصل مسودہ کہیں بھی موجود نہیں۔ اگر کسی وقت وہ تورات تھی جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب کیا گیا کہ ان کی تصنیف تھی تو مرور زمانہ کی نظر ہو گئی اور یہی حال ان مسودات کا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب کے زمانے میں ان کے ماننے والوں نے تحریر کئے۔

اس طرح بائبل عبرانی زبان کے مسودات سے ترجمہ ہو کر یونانی اور پھر لاطینی زبان میں آگئی پھر اور زبانوں میں ترجمہ ہوئی۔ لیکن اس وقت رومن کیتھولک نے لاطینی زبان کی بائبل کو مقدس قرار دیا اور یہ اصول بنا دیا کہ بائبل صرف لاطینی زبان میں پڑھی جائے گی اور کسی زبان میں نہیں اور اس وقت تک رومن کیتھولک اسی نظریہ پر قائم ہیں۔

بائبل کے ترجمہ عبرانی سے یونانی اور پھر لاطینی کی جو وجہ تھی وہی جواز بیشتر یورپین زبانوں میں ترجمہ کا پیدا ہوا۔ اس طرح انگریزی زبان میں بائبل کی ضرورت محسوس کی گئی لیکن یورپ کے عیسائی، رومن کیتھولک چرچ کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے کوشش کے باوجود اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ابتدائی طور پر کامیاب نہ ہوئے چونکہ رومن کیتھولک چرچ اپنی پوزیشن واضح کر چکا تھا کہ لاطینی زبان میں ہی بائبل پڑھی جائے اور اس کا ترجمہ کسی اور زبان میں نہ ہو اور اگر کہیں کوشش کی گئی تو اسے سختی سے ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔

انگریزی میں بائبل کے ترجمے کی ابتدا ایک کسان سے ہوئی وہ گانے گاتا تھا اس لئے ولگیٹ لاطینی بائبل سے اس کے لئے کچھ گانے انگریزی میں ترجمہ کئے گئے جسے وہ لوگوں کو سنایا کرتا تھا کہا جاتا ہے۔ کہ بائبل کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ وائی کلف بائبل کی شکل میں سامنے آیا لیکن انگلستان کی پارلیمنٹ نے اس کا پڑھنا ممنوع قرار دیا اور اس بائبل کو ضبط کر لیا پھر ۱۴۰۱ عیسوی میں قانون پاس کر کے اسکی تمام جلدیں جلا دی گئی تھیں۔ بہت سے لوگ جو اس بائبل کو پڑھنے پر مصر تھے انہیں زندہ جلا دیا گیا۔ اس عرصے میں وائی کلف راہیٔ ملک عدم ہو گیا۔ لیکن کونسل ۱۴۱۵ عیسوی کے حکم سے اسکی قبر سے ہڈیاں نکال کر انہیں جلا دیا اور راکھ کو دریا میں پھینک دیا۔ جن دو اشخاص نے وائی کلف کے ترجمہ کرنے میں مدد کی تھی انہیں جیل میں پھینک دیا۔

ترجمہ کی ایک اور کوشش ولیم ٹائینڈیل (۱۵۳۶-۱۴۸۴) عیسوی نے کی لیکن وہ خود لنڈن سے بھاگ گیا اور کتابیں لنڈن بھجوا دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت پھر واپس آگیا۔ اس کے ایڈیشن کی تمام بائبل جلا دی گئیں اور ۶ اکتوبر ۱۵۳۶ء کو اس کا گلا گھونٹا گیا مگر وہ مرا نہیں پھر اسے زندہ جلا دیا۔

ایک اور شخص راجرز نامی نے اپنے ترجمہ کو ۱۵۳۷ء متی کی بائبل کا نام دیا اور اسے ہنری ہشتم نیز ملکہ این سے معنون کیا ملکہ این کے بعد ملکہ میری نے راجرز کو زندہ جلانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ایک بائبل ملکہ الزبتھ کے نام معنون کی گئی اسے جینوا بائبل کہتے ہیں۔ اس بائبل کو ایک مضحکہ خیز نام بھی دیا گیا اور اسی نام سے یہ بائبل زیادہ مشہور ہے مترجم نے آدم حوا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ "انہوں نے انجیر کے درخت کے پتوں کا پاجامہ بنا کر پہن لیا"۔ اس مناسبت سے اسے "پاجامہ بائبل" کا نام دیا گیا۔ بادشاہ جیمز کے زمانے میں بائبل کا معروف ترجمہ ہوا جسے کنگ جیمز بائبل یا آتھورائیزڈ ورشن کہتے ہیں اس پر کام ۱۶۰۷ء میں شروع ہوا اور ۱۶۱۱ء میں شائع ہوئی۔ اس بائبل کی غلطیاں ری وائیزڈ ورشن نے نکالیں اور بے شمار غلطیوں کی نشان دہی کی اور ۱۸۸۱-۸۵ء میں منظر عام پر آئی۔

امریکہ سٹینڈرڈ ورشن ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی اور اس بائبل نے ۸۵-۱۸۸۱ء ری وائیزڈ ورشن کی غلطیاں نکالیں اور امریکن ری وائیزڈ ورشن ۵۲-۱۹۴۶ء میں شائع کیا جسے یہاں کے اداروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان بائبل کے علاوہ آسان فہم زبان میں نیو انگلش بائبل مکمل طور پر ۱۹۷۰ء میں سامنے آئی اور پہلے ایڈیشنوں کی بے شمار غلطیاں نکالیں۔

اگرچہ رومن کیتھولک اس نظریہ پر قائم تھے کہ صرف لاطینی زبان ہی بائبل کی زبان ہے لیکن اس چرچ نے بھی ڈوئے ورشن کے نام سے بائبل ترجمہ کی۔ نیا عہد نامہ ۱۵۸۲ء اور پرانا عہد نامہ ۱۶۰۹ء۔ پھر ۱۶۶۶ء میں یروشلم بائبل شائع کی۔

مختصراً۔ سب سے پہلے پرانا عہد نامہ ۱۴۸۸ء میں شائع ہوا۔ ۱۵۳۵ء میں پہلی مکمل بائبل انگریزی میں شائع ہوئی۔ ۱۵۶۰ء میں پہلی بائبل شائع ہوئی۔ جسے عبارات یا آیات میں تقسیم کیا گیا۔ ۱۵۰ برس تک عیسائیوں کی بائبل یہودیوں کی کتابوں پر مشتمل رہی۔ نیا عہد نامہ دوسری صدی کے آخر تک معرض وجود میں نہیں آیا۔ ۲۱۰ء میں ایک مجموعہ کی شکل کتابوں کو دی گئی جس میں موجودہ چار اناجیل نہیں تھیں اور موجودہ شکل میں بائبل چوتھی صدی عیسوی سے پہلے معرض وجود میں نہیں آئی۔ ایک لمبے عرصے تک بحث جاری رہی کہ کونسی کتابیں قابل تسلیم ہیں کونسی نہیں۔ رومن کیتھولک نے پراٹسٹنٹ اور پراٹسٹنٹ نے رومن کیتھولک کتابوں کو تسلیم نہیں کیا بالآخر۔

۱۵۶۴ء:۔ کونسل آف ٹرینٹ نے فیصلہ کر کے رومن کیتھولک کتابوں کے لئے مقدس کتابوں کا فیصلہ کر دیا:۔

۱۶۷۲ء میں گریک کیتھولک کونسل آف یروشلم نے رومن کیتھولک کتابوں کے انتخاب کو تسلیم کر لیا۔

۱۶۴۷ء میں پراٹسٹنٹ شارح کے لئے کتابوں کے مقدس ہونے کا انتخاب ویسٹ منسٹر اسمبلی نے کر دیا۔

چنانچہ یہ بائبل جو آج سے تین چار سو سال سے زیادہ پرانی نہیں ہیں۔ بے شمار غلطیوں سے پر ہے۔ تضاد اور تحریف و تبدل کا شکار رہی ہے۔ اس کے بارے میں الہامی ہونے کا دعویٰ اس وقت طشت از بام ہو جاتا ہے۔ جب پتہ چلتا ہے کہ انسانی ہاتھوں سے اس مجموعہ کی تدوین و تدریج ہوئی۔ ابھی یہ کہانی ختم نہیں ہوئی ہے وادی قمران سے جو نایاب صحائف نکلے ہیں ان پر کام ہو رہا ہے۔

ایک نئی بائبل جن میں ان صحائف کو مناسب جگہ ملے گی اس کا انتظار ہے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ ایک معروف ادارے نے جلد ہی ایک بائبل شائع کرنے کا اعلان کیا ہے جو موجودہ بائبل کا نچوڑ خلاصہ یا مختصر بائبل ہو گی۔

(باقی)

وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے افتتاحی خطاب میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں۔ ان کو۔ بچے دیں جامعہ کے لیے۔ لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل خر دماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لیکر وہ پاس ہو جاتا تھا وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لیے اسے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے....."

جو احباب جماعت حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ذہین بچے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں تاکہ ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں اور پھر میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے بچے کے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ و ناظمین اضلاع انصار اللہ کی خدمت میں گزارش

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست ۱۹۸۲ء میں ہوگا۔ اس کے لیے درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء سے قبل وکالت دیوان میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لیے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لیے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں سو ہوں تو بہتر ہے"۔

اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری جماعت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے"۔

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے اخلاص بھی دیا ہے، لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو بچے دیں جامعہ کے لیے لیکن ذہین بچے"۔

میٹرک کا امتحان شروع ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ برائے مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ اور سیدنا حضرت اقدس کے جانشینوں کے ارشادات کی تعمیل کی طرف ابھی سے توجہ فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے بھجوائیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سوانح حضرت (مولانا نورالدین صاحب)

یہ کتاب اطفال الاحمدیہ کے مطالعہ کے لیے اس ماہ مقرر ہے تمام اطفال اس کا مطالعہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال احمدیہ ۔ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

● میرے ماموں ظہور الحق عباسی جو مکرم منظور الحق صاحب عباسی واہ سیمنٹ ورکس کے چھوٹے بھائی اور ملک محمد مظفر عباسی مرحوم کے بیٹے تھے۔ مورخہ ۸۔۹ مارچ کی درمیانی شب پھلواں ضلع سرگودھا میں وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ۹ بچے اور بیوہ اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور تدفین قبرستان بہشتی میں ہوئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین (منور احمد جاوید زعیم انصار اللہ حلقہ لالہ رخ واہ کینٹ)

● میرا پوتا عزیزم مرزا احمد رضا ابن مرزا سعید احمد صاحب (جو کہ مرزا ممتاز احمد صاحب دفتر تحریک جدید کے چچا زاد ہیں) دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲ مارچ ۱۹۸۲ء کو بعمر ۲۷ سال وفات پا گیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(مرزا سردار محمد سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

ہفتہ اطفال کب اور کیسے؟

(شعبہ تجنید و اشاعت)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ تا ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء ہفتۂ اطفال کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس ہفتہ کے سلسلہ میں شعبہ جات تجنید و اشاعت سے متعلق ہدایات پیش ہیں۔

شعبہ تجنید:۔ ● اطفال کی تجنید کا تفصیلی جائزہ لیکر تمام اطفال کو تجنید میں شامل کریں۔ ● سائقین کی فوری تقرری کریں ● فہرست تجنید اگر نہیں بھجوائی تو فوری بھجوا دیں۔

شعبہ اشاعت:۔ ● مرکز کے مقرر کردہ تشحیذ الاذہان کی خریداری کا کم از کم معیار پورا کیا جائے ● اس ہفتہ میں بچوں سے زیادہ سے زیادہ مضامین لکھوا کر تشحیذ میں اشاعت کیلئے بھجوائے جائیں ● مرکزی مقابلہ مضمون نویسی "سیرت حضرت علیؓ" میں زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضامین لیکر بھجوائے جائیں۔

براہ کرم ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس ہفتہ کو شایانِ شان طریق پر منائیے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

۱۹ مارچ ۸۲ء کو محترم محمد رفیع الدین صاحب بٹ امیر جماعت احمدیہ بدوملہی نے خاکسار کے بیٹے عزیزم شیخ خلیل احمد ناصر کے نکاح ہمراہ عزیزہ عابدہ پروین صاحبہ بنت شیخ فضل احمد صاحب فیصل آباد کا اعلان بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (شیخ عبدالکریم بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالرحیم صاحب سکنہ ۲/۲۹ محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ ۲/۲۹ واقع دارالبرکات ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ½ حصہ میری اہلیہ مرحومہ کا ہے استدعا ہے کہ قطع مذکور میں سے میری اہلیہ مرحومہ کا حصہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان

خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ اپنے فارغ وقت میں کوئی ہنر سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں شعبہ کی طرف سے بھی انتظام موجود ہے۔

مہتمم صنعت و تجارت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

● مکرم ٹھیکیدار محمد حسین صاحب دارالیمن ربوہ کی طبیعت عرصہ سے ناساز ہے اور عنقریب ان کی آنکھ کا آپریشن بھی ہونیوالا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور آپریشن کامیاب کرے۔ آمین۔

(اللہ بخش کارکن دفتر الفضل ربوہ)

● برادرم محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال بنگلہ ڈاہرانوالہ ۲ ہفتہ سے بعارضہ یرقان صاحب فراش ہیں۔ مخلصین جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے ہمارے بھائی کو بہت جلد صحت عطا فرمائے اور کام کے قابل بنا دے۔ آمین۔

(محمد حمید احمد۔ احمدیہ دارالمطالعہ حسین آگاہی ملتان)

● میرے بھائی ناہید احمد کو ایک ہفتہ سے شدید بخار ہے اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج بھی ہو رہا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا ہے احباب دعا کریں کہ مولیٰ حقیقی میرے بھائی کو کامل و عاجل صحت دے۔ (ناصرہ ناہید لاشاری۔ ابارو ضلع سکھر (سندھ)

● خاکسار کے لڑکے عزیزم عبدالستار کی شادی کو کئی سال ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک وہ اولاد کی نعمت سے محروم ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت والی لمبی زندگی پانے والی نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین! (خوشی محمد کارکن گورنمنٹ ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ)

● خاکسار کا ایک عزیز امجد علی امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (علی احمد پنشنر۔ اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۶۹

میں خدیجہ بشریٰ زوجہ بشیر احمد خالد صاحب قوم منہل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۲-۱-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی چالیس ہزار۔

۲۔ طلائی گانی وزنی ایک تولہ۔ بالیاں وزنی ۵ ماشہ انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ مالیتی دو ہزار روپے

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵,۰۰۰/- روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ خدیجہ بشریٰ زوجہ بشیر احمد خالد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد چوہدری جمال دین صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:۔ ناصر احمد ولد محمد عالم صاحب مرحوم محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۷۰

میں سیف الرحمٰن بلوچ ولد سردار امیر محمد خان صاحب قوم قیصرانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان حال سکھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ موٹر سائیکل مالیتی ۹۵۰۰/- روپے

۲۔ گھریلو سامان فرنیچر وغیرہ مالیتی سترہ ہزار روپے (Rs 17,000/-)

۳۔ نقد ۵۵۰۰/- روپے

۴۔ ۲۵ ایکڑ زرعی زمین واقع چک ۱۸ JAL ضلع ساہیوال مالیتی سات لاکھ پچاس ہزار روپے۔

۵۔ ۵ ایکڑ زمین واقع چک علی جپہ جنوبی ضلع ملتان مالیتی دو لاکھ روپے۔

۶۔ ۸۵ ایکڑ زرعی زمین واقع مواضعات کوٹ قیصرانی، بڈوار، ڈمرہ، ناڑی شمالی، کچالہ اور رونی ضلع ڈیرہ غازیخان مالیتی ایک لاکھ روپے۔

۷۔ رہائشی مکان واقع شیر گڑھ ضلع ڈیرہ غازیخان مالیتی پچاس ہزار روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰,۹۵۷/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سیف الرحمٰن بلوچ ولد سردار امیر محمد خان صاحب حال مقیم ۱۷-A آدم شاہ ریلوے کالونی سکھر۔

گواہ شد:۔ قریشی عبد الرحمٰن وصیت ۶۹۳۸

گواہ شد:۔ حفیظ اللہ حیدرانی وصیت ۱۷۱۳۲

مسل نمبر ۲۴۹۷۱

میں ASKAN SURYAMAN SON OF H. ABDUL JALIL پیشہ پنشنر ٹیچر ۵۶ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن جاوہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱,۰۰,۹۵۷/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ A. SURYA MAN JAWA BARAT انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ SOLIHIN S/O SOHANTA JALAN RAYA TIMUR 321 سنگاپارنہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ KUSOY S/O H. SARBINI سنگاپارنا JAWA BARAT.

مسل نمبر ۲۴۹۷۲

میں M.JARKASIH زوجہ PIOH پیشہ کسان عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ چاول کا کھیت رقبہ ۱۷۸۵ مربع میٹر مالیتی ایک ملین آٹھ سو پچھتر ہزار روپے (۱,۸۷۵,۰۰۰/-)

۲۔ چاول کا کھیت برقبہ ۱۴۲۹ مربع میٹر مالیتی آٹھ سو ہزار (۸۰۰,۰۰۰/-) روپے

۳۔ چاول کا کھیت برقبہ ۱۰۰۰ مربع میٹر مالیتی ۴۹۰,۰۰۰/- روپے

۴۔ چاول کا کھیت برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ایک سو پانچ ہزار روپے (۱۰۵,۰۰۰/-)

۵۔ ایک پلاٹ برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر مالیتی تین سو پندرہ ہزار روپے (۳۱۵,۰۰۰/-)

۶۔ ایک پلاٹ ۱۰۰۰ مربع میٹر مالیتی ۲۰۰,۰۰۰/-

۷۔ مکان برقبہ ۸۴ مربع میٹر مالیتی پانچ سو ہزار

۸۔ حق مہر ۲۵,۰۰۰/- روپے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۲,۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ M.JARKASIH زوجہ PIOH انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ H.JAKARIA ولد عبدالکریم CARIWUH SDESA. CIPAKAT.

گواہ شد:۔ J. SOLIHIN ولد SOHANTA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۹۷۳

میں EROY AMINAH زوجہ SADWI BARZAKH پیشہ کسان عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن KAMP. CARIWUH انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۰-۵-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ چاول کا کھیت برقبہ ۲۸۵۸ مربع میٹر مالیتی ایک ملین چھ سو ہزار (۱,۶۰۰,۰۰۰/-) واقع BINONG۔

۲۔ حق مہر ۱۲,۰۰۰/- روپے وصول شدہ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰,۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ EROY AMINAH انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ H.JAKARIA ولد عبدالکریم سنگاپارنا انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ KOSOY ولد H.SARBINI سنگاپارنا ٹاسک ملایا انڈونیشیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: کارروائی مجلس مشاورت

چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور سیکرٹری دوم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ کمیٹیوں کے تقرر کے بعد صدران کمیٹی نے آکر کمیٹیوں میں شامل ہونے والے احباب کے نام پڑھ کر سنائے اور ان کے اجلاسوں کے انعقاد کی جگہوں کا اعلان کیا۔

اس کے ساتھ پہلے روز کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ (باقی)

اعلان داخلہ

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں مندرجہ ذیل ڈپلومہ کورسز میں داخلہ ہو رہا ہے:۔

آرکیٹکچر ڈیزائن آرٹ

ایف اے / ایف ایس سی طلبہ و طالبات داخلہ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس کالج کے دفتر سے حاصل کریں۔ داخلہ کے لیے ڈرائنگ، انگلش اور ریاضی کے ٹیسٹ ۱۷ اپریل کو اور انٹرویو ۲۱، ۲۲ اپریل کو کالج میں ہوں گے۔ داخلہ کے خواہش مند احمدی طلبہ اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ عاصم شہزاد

۱۔ سیکنڈ ایئر۔ آرکیٹکچر، نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

۲۔ ڈی ۱۲۶ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور ۔ ۱۴

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۸ اپریل ہے۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

تربیتی کلاس میں خدام بھجوائیں!

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۲۳ شہادت ۱۳۶۱ ہش (اپریل ۱۹۸۲ء) تا ۶ ہجرت ۱۳۶۱ ہش (مئی ۱۹۸۲ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس بارے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد ہے:۔

"مرکزی تربیتی کلاس میں باستثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔"

لہٰذا جملہ قائدین خدام الاحمدیہ، امراء، صدران، مربیان اور معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر جماعت اور مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں۔ میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کو خاص طور پر اس کلاس میں شامل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

(خاکسار۔ ملک منصور احمد عمر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جلسہ یوم حضرت اقدس

لجنہ اماء اللہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام جلسہ یوم حضرت اقدس ..... ۲۳ مارچ سہ پہر کو زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ ممبرات ربوہ ذوق و شوق کے ساتھ کثیر تعداد میں وقتِ مقررہ پر جلسہ گاہ میں پہنچ گئی تھیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد حضرت اقدس کی بعثت کی غرض۔ آپ کی سیرت طیبہ۔ سیدنا حضور اقدس کے دعاوی کی صداقت اور بیعت اولیٰ وغیرہ عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ حضرت اقدس کے منظوم کلام سے بعض حصے خوش الحانی اور ترنم سے سنائے گئے۔

آخر میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے خطاب فرمایا اور اس دن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آغاز بیعت کا پس منظر اور شرائط بیعت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور خواتین کو اس عہد بیعت پر پورا اترنے۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے مطابق گزارنے کی نصیحت فرمائی۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر ریاض احمد چوہدری حال امریکہ کو تین بیٹیوں کے دس سال بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "منصور احمد ریاض" تجویز ہوا ہے۔ نومولود چوہدری سلطان علی صاحب چنڈھر آف گکھڑ منڈی کا پوتا اور چوہدری محمد نواز صاحب کاہلوں آف لاہور کینٹ کا نواسا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور درازیٔ عمر سے نوازے آمین

(شریف بیگم اہلیہ چوہدری سلطان علی چنڈھر گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے:

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
باعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو یاد رکھیں

سیکو الیکٹریکل انڈسٹریز جناح روڈ گجرات کے مایۂ ناز
• گارنٹی شدہ •
دیدہ زیب اور پائیدار ہے
کم خرچ اور ہوادار ہے
سیکو فین
پیڈسٹل اور سیلنگ ہر سائز
مقابلتاً کم قیمت
اقبال ٹریڈرز رجسٹرڈ راجپوت منزل متصل پوسٹ آفس گولبازار ربوہ ۶۴۲ P.P.

ضروری اطلاع
بہنوں اور دوستوں کی اطلاع کیلئے گذارش ہے کہ حضرت حکیم نظام جان صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کے فرزند حکیم انوار احمد جان مورخہ ۳۔۴۔۵ اپریل مطابق ہفتہ اتوار پیر کو ربوہ میں بالمقابل ایوان محمود مطب فرمائیں گے۔
مینیجر:۔ ٹائم سنٹر بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

باہر جانیکے خواہشمند!
بیرون ملک کیلئے مندرجہ ذیل آسامیاں ہیں۔
• بلاک میسن • کارپینٹر • سٹیل فکسر • الیکٹریشن
• پلمبر • ٹریکٹر ڈرائیور • ایکسرے ویلڈر • کرین آپریٹر
• اسفالٹ آپریٹر • شاول آپریٹر • لوڈر • گریڈر • لیبر
ذاتی طور پر بمعہ پاسپورٹ و شناختی کارڈ فوراً رابطہ قائم کریں
اقبال ٹریڈرز رجسٹرڈ راجپوت منزل متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار
جی۔ ایف پنکھے رجسٹرڈ گارنٹی شدہ
ملتے جلتے ناموں سے دھوکا نہ کھائیں پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک ۳۱۸۱۲ اور ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں۔ ربوہ میں واحد ڈیلر
پال آئرن سٹور گولبازار ربوہ